السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا جھوٹی کہانیاں (جو کہ مختلف ڈائجسٹوں وغیرہ میں شائع ہوتی ہیں۔ پڑھنا جائز ہے کہ نہیں) ؟ قرآن وسنت کی روشنی میں جواب دے کر شکریہ کا موقع دیں۔ (آپ کا شاگرد۔ آصف احسان ملک۔ گل بہار کالونی فیصل آباد) (۴ اکتوبر ۱۹۹۶ء)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جھوٹے قصے کہانیاں، افسانے، ڈرامہ، ناول اور جنسی اور سنسنی خیز لٹریچر رسالے اور بے حیائی کے پرچارک اخبارات اور جدید ترین ایجادات، ریڈیو، ٹی وی، وی سی آر، ویڈیو فلمیں وغیرہ سے بے راہ روی کا درس لینا اپنی عاقبت کو خراب کرنا ہے۔

قرآن مجید میں ہے:

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشتَرى لَهوَ الحَديثِ لِيُضِلَّ عَن سَبيلِ اللَّهِ بِغَيرِ عِلمٍ وَيَتَّخِذَها هُزُوًا أُولـٰئِكَ لَهُم عَذابٌ مُهينٌ ﴿٦﴾... سورة لقمان

''اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو لغو باتوں کو مول لیتے ہیں کہ بے علمی کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکائیں اور اسے ہنسی بنائیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔''

قرآنی لفظ لھوالحدیث میں مذکورہ بالا سب چیزیں داخل ہیں۔ ''سیرۃ ابن ہشام'' وغیرہ میں موجود ہے کہ نضر بن حارث کا کاروبار یہی تھا کہ وہ مکہ سے عراق وفارس وغیرہ جاتا۔ وہاں سے شاہان عجم کے قصے اور رستم واسفندیار کی داستانیں لا کر قصہ گوئی کی محفلیں جماتا۔ تاکہ لوگوں کی توجہ قرآن سے ہٹ جائے اور وہ قصے کہانیوں میں کھو جائیں۔ مسئلہ ہذا پر سیر حاصل بحث کے لیے ملاحظہ ہو: تفہیم القرآن (۸/۴، مولانا مودودیؒ)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3، متفرقات: صفحہ:627

محدث فتویٰ